حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما

(حصہ اول)

حیات وخدمات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما

دربارِ نبوت سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی بشارت:

امام ابو الحسن نور الدین ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی رحمہ اللہ (ت:1014ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ. فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، باب مناقب اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 6180

ترجمہ: حضرت ام الفضل (لبابۃ) بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ایک بار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ کیا (دیکھا) ہے؟ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ نہایت پریشان کن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ کیا (دیکھا) ہے؟ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ دیا گیا ہے؟ اور اسے میری گود میں رکھ دیا گیا ہے؟ (یہ سن کر) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی

تعبیر ذکر کرتے ہوئے) فرمایا کہ (میری لخت جگر) فاطمہ ایک بیٹے کو جنم دے گی (ان شاء اللہ) اور وہ آپ کی گود میں آئے گا۔ ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسے ہی وہ میری گود میں آیا۔ ایک دن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔

فائدہ: ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا؛ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اکثر اولاد انہی سے پیدا ہوئی۔ اصل نام لُبَابَۃ ہے، قبیلہ بنو عامر سے تعلق رکھتی ہیں۔ ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ ایک قول کے مطابق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی ہیں۔

ولادت باسعادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِخَمْسِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:2852

ترجمہ: حضرت زبیر بن بکار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش پانچ شعبان چار ہجری کو ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان اور اقامت کہنا:

امام احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن اسباط بن عبداللہ بن ابراہیم بن بُدَیح اَلدِّیْنَوَرِیُ المعروف بابن السُّنّی رحمہ اللہ (ت:364ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرٰى لَمْ يَضُرَّهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ۔

عمل الیوم واللیلۃ، باب مایعمل بالولد اذا ولد، رقم الحدیث: 623

ترجمہ: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں کلمات اذان اور بائیں کان میں کلمات اقامت کہے اس کی وجہ سے ام الصبیان (یہ ایک بیماری کا نام ہے جس میں بچہ سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے) نہیں لگے گی۔

امام ابوالحسن عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت:630ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَلَمَّا وُلِدَ أَذَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُذُنِهِ.

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

ترجمہ: جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کان میں اذان دی۔

فائدہ:

اس روایت میں اگرچہ تذکرہ صرف اذان کا ہے لیکن مراد اذان و اقامت دونوں ہیں کیونکہ اذان کا اطلاق اقامت پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری (ت256ھ) نے یہ روایت نقل کی ہے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 913 بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن تیسری اذان حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے شروع کروائی جب مدینہ کے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس اذان کا اضافہ فرمایا وہ تیسری اذان تب بنے گی جب اس سے پہلے دو اذانیں ہوں جبکہ اس سے پہلے ایک اذان اور ایک اقامت ہے۔ ثابت ہوا کہ یہاں اذان کا اطلاق اقامت پر ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گھٹی دینا:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

أَنَّهُ حَنَّكَهُ وَتَفَلَ فِي فِيهِ وَدَعَا لَهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت قصۃ الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے (دہن مبارک سے کھجور چبا کر) تحنیک فرمائی اور (برکت کے لیے) اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا۔

فائدہ: تحنیک کا معنی

حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی الشافعی (ت852ھ) لکھتے ہیں:

اَلتَّحْنِيكُ: مَضْغُ الشَّيْءِ وَوَضْعُهُ فِي فَمِ الصَّبِيِّ.

فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج9 ص588 بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيكِهِ

ترجمہ: تحنیک کہتے ہیں کسی کھانے والی چیز مثلاً کھجور وغیرہ کو چبا کر نومولود کے منہ میں ڈالنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نام رکھنا:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتِ الآخَرَ سَمَّاهُ حُسَيْنًا۔

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پہلے بیٹے کی پیدائش ہوئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام "حسن" رکھا۔ پھر جب دوسرا بیٹا پیدا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام "حسین" رکھا۔

"حسین" جنتی نام ہے:

امام ابوبشر محمد بن احمد بن حماد بن سعید بن مسلم الانصاری الدولابی الرازی رحمہ اللہ (ت:310) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اسْمَانِ مِنْ أَسْمَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

الذریۃ الطاھرۃ للدولابی، تحت تزویج علی فاطمۃ رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث:99

ترجمہ: حضرت عمران بن سلیمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے نام ہیں۔

"حسین" زمانہ جاہلیت میں کسی کا نام نہ تھا:

امام ابوبشر محمد بن احمد بن حماد بن سعید بن مسلم الانصاری الدولابی الرازی رحمہ اللہ (ت:310) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اسْمَانِ..... لَمْ يَكُونَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

الذریۃ الطاھرۃ للدولابی، تحت تزویج علی فاطمۃ رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث:99

ترجمہ: حضرت عمران بن سلیمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حسن اور حسین ... زمانہ جاہلیت میں یہ نام کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔

امام ابوزکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النَّوَوِی رحمہ اللہ (ت:676ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْمُفَضَّلِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَجَبَ اسْمَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتّٰى سَمّٰى بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَيْهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ.

تہذیب الاسماء واللغات، تحت الترجمۃ: الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت مفضل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین کے نام چھپا کر رکھے تھے (یعنی پہلے کسی کے دل میں یہ نام رکھنے کا خیال پیدا نہیں فرمایا) یہاں تک کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں کے نام رکھے۔ یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہما۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کے بالوں کے برابر چاندی کا صدقہ:

امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

جَعْفَرٌ الصَّادِقُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَزَنَتْ فَاطِمَةُ شَعْرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَتِهِ فِضَّةً.

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت جعفر صادق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسن، حسین اور ام کلثوم کے سر کے بالوں کا وزن کیا اور ان کی مقدار کے برابر چاندی اللہ کے نام پر صدقہ کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کرنا:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی رحمہ اللہ (ت:303ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

سنن النسائی، رقم الحدیث:4219

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کیے۔

فائدہ: روایات کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ نومولود کا نام، ختنہ اور عقیقہ ولادت کے بعد سات دن کے اندر اندر رکھ لینا چاہیے اس لیے سر کے بال اتارنے اور عقیقہ کرنے کے بارے میں بظاہر یہی کہا جائے گا کہ ساتویں دن یا سات دنوں کے اندر اندر ہوا تھا۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْأَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود، الرقم:2758

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کی پیدائش کے) ساتویں دن اس بچے کا نام رکھنے، اس سے تکلیف دہ چیزوں (بال، ناخن، ختنے کی چمڑی وغیرہ) کو دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک:

محدثین کی تحقیق (جو آئندہ سطور میں آرہی ہے) کو مدار بنا کر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی خوبصورت، ذہانت وذکاوت آپ کے چہرے پر جھلکتی ہوئی، قوت وشجاعت کے پیکر اور غیر معمولی خوبیوں کے مالک تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: الحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3779

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک اوپر والے نصف حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے ملتا جلتا تھا جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نیچے والے نصف حصے کی ساخت پر داخت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مشابہ تھی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت وسخاوت کے وارث:

امام ابو بکر بن ابی عاصم الشیبانی رحمہ اللہ (ت:287ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَبَاهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَقَالَتْ: تُوَرِّثُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدُدِي وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي.

الآحاد والمثانی، رقم الحدیث:408

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد گرامی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر ان دنوں میں حاضر ہوئیں جن دنوں میں آپ مرض الوصال میں مبتلا تھے۔ تشریف لائیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ! انہی اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن میری ہیبت اور سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جراءت اور سخاوت کا وارث ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مالی میراث جاری نہیں ہوتی۔

زبانِ نبوت سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نسبی تعارف:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ، مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عَصَبَتُهُمْ وَأَنَا أَبُوهُمْ ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:2682

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر خاتون کے بیٹوں کی نسبت ان کے والد کی طرف ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد کے۔ کیونکہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا والد ہوں۔

فائدہ: ہر شخص کا نسب اس کے والد کی طرف سے چلتا ہے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا نسب اپنے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چلتا ہے۔ اس لیے فاطمی اولاد کو سید یا سادات کہا جاتا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ ہے ان کو علوی یا اعوان کہتے ہیں۔

زبانِ نبوت سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خاندانی فضیلت:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ حَتّٰى رَكِبَا عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا سَلَّمَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ...... فَحَمَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ، وَالْحُسَيْنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَعَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا وَأُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ جَدُّهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَّتُهُمَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَأُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ بَنَاتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَعَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَحَبَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:2682

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، جب آپ چوتھی رکعت (کے سجدے) میں تھے اسی دوران حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آئے اور آپ کی کمر مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ نے نماز کا سلام پھیرا ان دونوں (جنتی شہزادوں) کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دائیں کندھے پر جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر

سوار کیا۔ اور صحابہ کرام کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں آپ کو ان کے بارے میں بتلاتا ہوں جو اپنے نانا اور نانی کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے بہترین ہیں۔

میں آپ کو ان کے بارے میں بتلاتا ہوں جو اپنے چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے بہترین ہیں۔

میں آپ کو ان کے بارے میں بتلاتا ہوں جو اپنے ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے بہترین ہیں۔

میں آپ کو ان کے بارے میں بتلاتا ہوں جو اپنے ماں اور باپ کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے بہترین ہیں۔ یہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ ان کے نانا اللہ کے رسول ہیں۔ ان کی نانی (ام المومنین سیدہ) خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

ان کے نانا اللہ کے رسول ہیں۔ ان کی نانی (ام المومنین سیدہ) خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

ان کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ ہے اور ان کی والد حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔

ان کے چچا جعفر بن ابی طالب ہیں اور ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب ہیں۔

ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ہیں اور ان کی خالائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا (اور نانی بھی) جنت میں ہوں گے۔ ان کے والد (اور والدہ بھی) جنت میں ہوں گے۔ ان کے چچا اور پھوپھی جنت میں ہوں گے ان کی خالائیں (اور ماموں بھی) جنت میں ہوں اور وہ دونوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی جنت میں ہوں گے اور جو (بشرط ایمان و مقتضائے ایمان) ان دونوں سے محبت کرے گا وہ بھی جنت میں جائے گا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيْدًا۔

سیر اعلام النبلاء للذہبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دم کرنا:

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3371

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (شیطانی اثرات سے تحفظ) کے لیے کلمات تعوذ کے ساتھ دم کرتے اور فرماتے کہ آپ کے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اپنے بیٹے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو انہی کلمات تعوذ سے دم کیا کرتے تھے۔ (کلمات تعوذ کا معنیٰ یہ ہے) میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے پناہ حاصل کرتا ہوں ہر (وسوسہ ڈالنے والے) شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے اور ہر بری نظر سے۔

فائدہ: حدیث مبارک میں اشارہ ہے کہ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل حضرت اسحاق و اسماعیل علیہما السلام سے چلی اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے چلے گی۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک کو چوسنا:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ اصْطَحَبْنَا إِلَّا فِي حُبِّكَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. قَالَ: فَتَحَفَّزَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَجَلَسَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتِ: الْعَطَشُ. قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنَّةٍ يَبْتَغِي فِيهَا مَاءً، وَكَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ، فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ إِلَى كُلَّابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّتِهِ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي أَحَدَهُمَا» فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ ذِرَاعَيْهَا حِينَ نَاوَلَتْهُ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَطْغُو مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً، وَالْآخَرُ يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ، فَقَالَ: «نَاوِلِينِي الْآخَرَ» فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا أَسْمَعُ لَهُمَا صَوْتًا.

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:2656

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنے مرض وفات میں مروان بن حکم اموی سے ایک مکالمہ ہوا۔ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب سے ہماری آپ سے دوستی ہوئی ہے مجھے آپ کی کسی بات سے اتنی ناگواری نہیں ہوئی جتنی اس بات سے کہ آپ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سمٹ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: میں اس واقعے کا

چشم دید گواہ ہوں کہ ہم ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے۔ ابھی ہم راستے میں تھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی، وہ دونوں اپنی والدہ سیدہ فاطمہ کے پاس تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تیزی سے پہنچے (راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانی لینے کے لیے (گھر میں رکھے ہوئے) مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز لگائی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاوں سے لٹکے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو ایک قطرہ بھی نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ایک بچہ مجھے دیں۔ سیدہ نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ وہ سخت پیاس کی وجہ سے رو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا اور اپنی زبان مبارک اس کے منہ میں داخل کی وہ اسے چوسنے لگا یہاں تک کہ اس کی پیاس بجھ گئی۔ جس کی وجہ سے اسے سکون آگیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دوبارہ اس کے رونے کی آواز نہیں سنی۔ ابھی دوسرا برابر رو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا بچہ بھی مجھے دے دیں۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوسرا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے سے بھی وہی معاملہ کیا جو پہلے سے کیا تھا۔ (اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا اور اپنی زبان مبارک اس کے منہ میں داخل کی وہ اسے چوسنے لگا یہاں تک کہ اس کی پیاس بجھ گئی۔) دونوں چپ ہوگئے میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہیں سنی۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار:

امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد المعروف بالبزار رحمہ اللہ (ت:292ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: رَأَیْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْهِمَا عَلٰی عَاتِقَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: نِعْمَ الْفَرَسُ تَحْتَکُمَا قَالَ: وَنِعْمَ الْفَارِسَانِ هُمَا۔

مسند البزار، رقم الحدیث:293

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں مبارک پر سوار دیکھا تو کہا کہ اے حسنین! آپ کی کتنی اچھی سواری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَمْشِی عَلٰی أَرْبَعَةٍ وَعَلٰی ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا وَهُوَ یَقُولُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکُمَا، وَنِعْمَ الْعِدْلَانِ أَنْتُمَا۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:2656

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چار (دونوں ہاتھوں اور دو ٹانگوں کے بل) چل رہے تھے اور آپ کی کمر مبارک پر حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سوار تھے۔ اور آپ ان دونوں کو فرما رہے تھے کہ کیا زبردست تمہارا اونٹ ہے اور تم دونوں کیا زبردست سوار ہو۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ {إِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3774

ترجمہ: حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حسن و حسین (جو ابھی کم عمر بچے تھے) سرخ رنگ کی قمیصیں زیب تن کیے ہوئے (بچوں کی طرح) گرتے پڑتے ہوئے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنی بات کو وہیں چھوڑ دیا اور دونوں (شہزادوں) کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں۔ میں نے ان دونوں کو ان کی قمیصوں میں گرتے پڑتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اپنی گفتگو وہیں چھوڑ دی اور انہیں اٹھالیا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک پر کھیلنا:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى صَدْرِهِ۔

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آپ کے سینے مبارک پر چڑھ کر کھیل رہے تھے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف امام حاکم رحمہ اللہ (ت:405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ.

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:4777

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہمراہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی تھا، ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھنا:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ..... كَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3772

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے: حسنین کو میرے پاس بھیجو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت میں ان کے سر مبارک کو سونگھتے اور انہیں اپنے (سینے کے) ساتھ لگاتے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف امام حاکم رحمہ اللہ (ت:405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا مَرَّةً حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْنَا۔

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:4777

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہمراہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی تھا، ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک کا بوسہ لیتے اور کبھی دوسرے کا۔ یہاں تک کہ ہمارے قریب تشریف لے آئے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک پر:

امام ابو العباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بن سلیم بن قایماز بن عثمان البوصیری الکنانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:840ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ رَكِبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَهُمَا رَفْعًا رَفِيْقًا ثُمَّ إِذَا سَجَدَ عَادَا فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ أَقْعَدَهُمَا فِي حِجْرِهٖ۔

اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، رقم الحدیث:6768

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت (اور اقتداء) میں عشاء کی نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تشریف لے گئے تو حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ کی کمر مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ نے (سجدے سے) سر

اٹھایا تو انہیں آہستہ سے اتارا۔ جب دوسرا سجدہ کیا دونوں حضرات پھر آپ کی کمر مبارک پر سوار ہو گئے۔ آخر کار جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھالیا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ :..... سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:5994

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حسن و حسین دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو گرمی سے بچانے کا حکم:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف امام حاکم رحمہ اللہ (ت:405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرُبَةٍ وَبَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! أَلَا تَقْلِبُ ابْنِي قَبْلَ الْحَرِّ.

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:4774

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک دن (صبح کے وقت) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا کہ میرے بیٹے (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی کہ علی ان دونوں کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں تشریف لے گئے انہیں ایک پانی پینے والی جگہ

(کنواں) کے قریب کھیلتے ہوئے دیکھا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی موجود تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! دھیان رکھنا میرے بیٹوں کو تیز دھوپ پڑنے سے پہلے پہلے واپس لے آنا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَزِيْدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ رَحِمَهُ اللهُ (مُرْسَلًا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ حُسَيْناً يَبْكِي فَقَالَ لِأُمِّهِ: أَلَمْ تَعْلَمِيْ أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي.

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ: حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی تو ان کی والدہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: (اسے رونے نہ دیا کرو) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مجھے اس کے رونے سے تکلیف ہوتی ہے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر:

امام مسلم بن حجاج القشیری النیشابوری رحمہ اللہ (ت:261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ.

صحیح مسلم، باب فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: 6340

ترجمہ: حضرت ایاس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو سفید خچر پر بٹھا کر اس کی لگام تھامے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لایا۔ (حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میں سے) ایک بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جبکہ دوسرا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔

امام مسلم بن حجاج القشیری النیشابوری رحمہ اللہ (ت: 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ، أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

صحیح مسلم، باب فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: 6350

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو ہمیں (مدینہ سے باہر) آگے لے جاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا جاتا۔ راوی (حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ (ایک بار) مجھے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگے لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے بٹھایا اور باقیوں کو پیچھے سوار کیا۔ ہم اسی طرح (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر سوار ہو کر) مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنین کریمین کو بیعت کرنا:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَهُمْ صِغَارٌ لَمْ يَبْلُغُوا». قَالَ: «وَلَمْ يُبَايِعْ صَغِيرًا إِلَّا مِنَّا»

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: 2843

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد (باقر رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن، حسین، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کو اس وقت

بیعت کیا جب وہ چھوٹی عمر کے تھے اور ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سوا عام طور پر چھوٹے بچوں کو بیعت نہیں کیا کرتے تھے۔

فائدہ: یہ بیعت تبرک تھی۔

محبت حسین رضی اللہ عنہ محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَعْلَى العَامِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ حُسَيْناً۔

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت یعلیٰ العامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ حسین سے بھی محبت کرے۔

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:رَأَيتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَ يَقُوْلُ:هٰذَانِ ابْنَايَ فَمَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي۔

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہ میرے بیٹے ہیں جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان دونوں سے نفرت کرتا ہے تو وہ مجھ سے بھی نفرت کرتا ہے۔

محبت حسین رضی اللہ عنہ محبت الٰہی کا ذریعہ:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي. قُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ: هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3769

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک رات کسی کام کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اپنی چادر میں کوئی چیز لپیٹے ہوئے تھے اس وقت مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر میں کیا لپیٹا ہوا ہے جب میرا کام ہو گیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے کیا چیز چادر میں لپیٹی ہوئی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو ہٹایا تو میں نے دیکھا کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کولہوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں حسن و حسین سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت فرمائیں اور اس شخص سے محبت فرمائیں جو ان سے محبت کرتا ہے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3768

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ وَقَدْ دَخَلَ الحُسَيْنُ المَسْجِدَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا۔ سَمِعْتُه مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیر اعلام النبلاء للذھبی، تحت الترجمۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو مسجد میں داخل ہوئے دیکھا تو فرمایا: جو شخص جنتی نوجوانوں کے سردار کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ اس نوجوان (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (کہ حسین رضی اللہ عنہ جنتی نوجوانوں کا سردار ہے)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت میں:

امام مسلم بن حجاج القشیری النیشابوری رحمہ اللہ (ت:261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: {اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا}.

صحیح مسلم، باب فضائل اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:6341

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز صبح سویرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے تشریف لائے۔ اتفاق سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی وہاں آنکلے آپ نے ان کو اپنی چادر میں لے لیا پھر یکے بعد دیگرے حضرت حسین، حضرت فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب

کو اپنی چادر میں جمع فرمالیا اور آیت مبارکہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا تلاوت فرمائی۔

جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والو! آپ کو معصیت و نافرمانی کی گندگی سے دور رکھے اور ظاہراً و باطناً عقیدۃً و عملاً و خلقاً پاک صاف رکھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت وباہمی تعلقات

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کا محبوب سمجھنا:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا .. قَالَ أَبُو بَكْرٍ ... : وَاللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

صحیح البخاری، رقم الحدیث:4035

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کرنا:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) روایت فرماتے ہیں:

كَانَ الصِّدِّيقُ يُكْرِمُهُ وَيُعَظِّمُهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت فی ذکر اولادہ علیہ وعلیہم السلام

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو طیلسان کی چادروں کا ہدیہ:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَجَّهَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِالطَّيْلَسَانَ مَعَ مَالِ الْحِيرَةِ وَبِالْأَلْفِ دِرْهَمٍ فَوَهَبَ الطَّيْلَسَانَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

فتوح البُلدان، تحت فتوح سواد العراق فی خلافۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ترجمہ: (عہد صدیقی میں) جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حِیرَہ نامی علاقے کو فتح کیا تو وہاں کا بہت سارا مال، طیلسان کی چادریں اور ایک ہزار دراہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس (مدینہ منورہ) بھیجے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے طیلسان کی قیمتی چادر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو عطا فرمائی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت و باہمی تعلقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے رشتہ اور گھر میں آمد ورفت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی ہمشیرہ محترمہ حضرت ام کلثوم الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ دونوں اپنی ہمشیرہ سے ملنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گھر میں آتے جاتے رہتے تھے۔

امام ابو بکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العبسی رحمہ اللہ (ت:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا يَدْخُلَانِ عَلَى أُخْتِهِمَا أُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

المصنف لابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث:17280

ترجمہ: حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں اپنی ہمشیرہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔

فائدہ: امام ابن قتیبہ الدِّینوری رحمہ اللہ (ت:276ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَمَّا أُمُّ كَلْثُومٍ الْكُبْرَى وَهِيَ بِنْتُ فَاطِمَةَ فَكَانَتْ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا ..... وَفَاطِمَةَ وَزَيْدًا- وَأُمُّهُمَا: أُمُّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کتاب المعارف لابن قتیبہ

ترجمہ: حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں ان کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اور ان سے اولاد (فاطمہ اور زید) بھی ہوئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حسین رضی اللہ عنہ کو اولاد کی طرح عزیز سمجھنا:

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (ت:571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَنْ يَأْتِيَهُ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَأَتَاهُ حُسَيْنٌ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ حُسَيْنٌ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قَالَ قَدِ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّيْ فَرَجَعَ حُسَيْنٌ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ يَا حُسَيْنُ أَنْ تَأْتِيَنِيْ قَالَ قَدْ أَتَيْتُكَ وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يُؤْذَنْ لَّهُ عَلَيْكَ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَنْتَ عِنْدِيْ مِثْلُهُ أَنْتَ عِنْدِيْ مِثْلُهُ وَهَلْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلَى الرَّأْسِ غَيْرُكُمْ.

تاریخ دمشق لابن عساکر، تحت الترجمۃ: حسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کبھی ہمارے ہاں (گھر) تشریف لائیں! چنانچہ (کچھ عرصے بعد) حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنے اِن کے گھر تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مصروف ہیں) مجھے بھی اندر جانے کی اجازت نہیں۔ یہ صورتحال دیکھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ (ملاقات کیے بغیر ہی) واپس تشریف لے گئے۔

پھر کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حسین! کیا بات ہے آپ ہمارے ہاں تشریف کیوں نہیں لائے؟

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ سے ملنے آپ کے ہاں گیا تھا لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ آپ بہت مصروف تھے یہاں تک کہ آپ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کو بھی آپ سے ملنے کی اجازت نہیں تھی تو میں واپس آگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو میرے بیٹے کی طرح ہیں! آپ تو میرے بیٹے کی طرح ہیں!(یعنی میرے بیٹے عبد اللہ کی حیثیت آپ کے مقام ومرتبہ سے زیادہ نہیں ہے) جب آپ تشریف لائے تھے تو مجھے اطلاع بھیج دیتے میں اپنا کام موخر کر لیتا اور آپ سے ملاقات کرتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہمیں جو عزت ملی ہے وہ سب آپ لوگوں کی وجہ سے ملی ہے۔

فائدہ:

"وَهَلْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلَى الرَّأْسِ غَيْرُكُمْ" کا جملہ ایک محاورہ ہے۔ لفظی معنی تو یہ ہے کہ "ہمارے سروں پر بال آپ ہی نے اگائے ہیں" لیکن یہاں محاورہ مراد ہے۔ چونکہ بال عام طور پر عزت وتوقیر کی علامت ہوتے ہیں اس لیے اس محاورہ کا معنی ہوگا کہ "ہمیں جو عزت ملی ہے وہ سب آپ لوگوں کی وجہ سے ملی ہے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کرنا:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) روایت فرماتے ہیں:

كَانَ الصِّدِّيقُ يُكْرِمُهُ وَيُعَظِّمُهُ، وَكَذَلِكَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت فی ذکر اولادہ علیہ وعلیہم السلام

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے اور (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد) اسی طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی (حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے)۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کو یمنی لباس کا ہدیہ:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَسَا أَبْنَاءَ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ مَا يَصْلُحُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِكِسْوَةٍ لَهُمَا فَقَالَ: اَلْآنَ طَابَتْ نَفْسِي.

سیر اعلام النبلاء للذھبی، الحسین الشہید

ترجمہ: امام زُہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولادوں کو (مال غنیمت میں سے) لباس دیے ان میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے شایان شان کوئی لباس نہیں تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یمن کے علاقے کی طرف آدمی روانہ کر کے والی یمن کو حکم بھیجا کہ دونوں شہزادوں (حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) کے لیے خصوصی قیمتی اور خوبصورت لباس تیار کر کے بھیجا جائے۔ جب یہ لباس وہاں سے تیار ہو کر آیا اور ان دونوں شہزادوں نے پہنا تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر فرمایا: اب مجھے دلی خوشی ہوئی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مال کی تقسیم کے وقت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو مقدم رکھنا:

امام معمر بن ابی عمرو راشد الازدی رحمہ اللہ (ت:153ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: لَمَّا أُتِيَ عُمَرُ بِكُنُوزِ كِسْرَى، الی ان قَالَ: أَنَكِيلُ لَهُمْ بِالصَّاعِ أَمْ نَحْثُو؟»، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلِ احْثُوا لَهُمْ، ثُمَّ دَعَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَوَّلَ النَّاسِ فَحَثَا لَهُ، ثُمَّ دَعَا حُسَيْنًا ثُمَّ أَعْطَى النَّاسَ.

الجامع لمعمر بن راشد، باب الدیوان، رقم الحدیث:20036

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (فتح ایران کے بعد) کسریٰ (شاہ ایران) کے خزانے لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے

صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ ان کو کیسے تقسیم کیا جائے؟ پیمانوں سے ماپ کر تقسیم کریں یا ہتھیلیوں سے اندازہ کرکے تقسیم کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہتھیلیوں (سے بھر بھر کر) تقسیم کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بلا کر ہتھیلیوں سے بھر کر دیا اور ان کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا (انہیں بھی اسی طرح دیا) اس کے بعد لوگوں کو دینا شروع کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اصحاب بدر کے برابر وظیفہ دینا:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُوسَى بنِ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا دَوَّنَ الدِّيوَانَ أَلْحَقَ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ بِفَرِيضَةِ أَبِيهِمَا لِقَرَابَتِهِمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ لِكُلٍّ مِنْهُمَا خَمْسَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ.

سیر اعلام النبلاء للذھبی، الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب مالی امداد کی سرکاری فہرستیں بنوائیں تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان کے والد گرامی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے برابر وظیفہ مقرر کیا یعنی بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موافق پانچ پانچ ہزار دراہم مقرر کیے۔ اس لیے کہ یہ دونوں جنتی شہزادے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے افراد ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت و باہمی تعلقات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم کرنا:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) روایت فرماتے ہیں:

كَانَ الصِّدِّيقُ يُكْرِمُهُ وَيُعَظِّمُهُ. وَكَذٰلِكَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت فی ذکر اولادہ علیہ وعلیہم السلام

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے اور (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد) اسی طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی (حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا طرابلس و افریقہ کے جہاد میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بھیجنا:

امام عبد الرحمٰن بن محمد بن محمد ابن خلدون ابو زید الحضرمی رحمہ اللہ (ت:808ھ) نقل کرتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّ ابْنَ أَبِي سَرْحٍ اِسْتَأْذَنَ عُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ وَاسْتَمَدَّهُ فَاسْتَشَارَ عُثْمَانُ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَأَشَارُوْا بِهِ فَجَهَّزَ الْعَسَاكِرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَفِيْهِمْ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَابْنُ جَعْفَرٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَسَارُوْا مَعَ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِيْنَ وَلَقِيَهُمْ عُقْبَةُ بْنُ نَافِعٍ فِيْمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِبُرْقَةَ ثُمَّ سَارُوْا إِلٰى طَرَابُلُسَ.

تاریخ ابن خلدون، تحت ولایۃ عبد اللہ بن ابی سرح علی مصر و فتح افریقیہ

ترجمہ: 26 ہجری میں جب عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر کا والی مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ سے (مغربی ممالک طرابلس وغیرہ کی طرف پیش قدمی کی) اجازت و امداد طلب کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اس بارے میں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا۔ انہوں نے پیش قدمی کا مشورہ دیا۔ آپ نے مدینہ منورہ سے فوجیوں کے دستے تیار کیے ان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت شامل تھی۔ (چند ایک کے نام یہ ہیں) عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن جعفر، حسن بن علی، حسین بن علی رضی اللہ عنہم۔ ان مجاہدوں سمیت ایک بڑا فوجی دستہ حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جہاد کے لیے روانہ ہوا اور برقہ نامی جگہ پر عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ سے جا ملے۔ ان کے ساتھ بھی مجاہدین کی ایک جماعت تھی پھر یہ سب طرابلس وغیرہ کی طرف روانہ ہوئے (اور اسے فتح کیا)

خلافتِ عثمانی میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی فتح جُرجان میں شرکت:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ رَكِبَ فِي جَيْشٍ فِيهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَالْعَبَادِلَةُ الْأَرْبَعَةُ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فِي خَلْقٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فَسَارَ بِهِمْ فَمَرَّ عَلَى بُلْدَانٍ شَتَّى يُصَالِحُونَهُ عَلَى أَمْوَالٍ جَزِيلَةٍ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَلَدٍ مُعَامَلَةِ جُرْجَانَ، فَقَاتَلُوهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت سنۃ ثلاثین من الہجرۃ

ترجمہ: (30 ہجری میں) حضرت سعید بن العاص الاموی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اسلامی لشکر روانہ ہوا جس میں بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک ہوئے (چند ایک کے نام یہ ہیں) حضرت حسن، حسین، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن زبیر، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم۔ مختلف شہروں سے گزرے، کثیر مال پر وہاں کے باسیوں سے صلح کی حتیٰ کہ جرجان کے ایک قریبی شہر (جس کا نام طَمِیْسَہ منقول ہے) تک پہنچ گئے اور وہاں قتال

ہوا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پہرہ دینا:

امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت:911ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: إِذْهَبَا بِسَيْفَيْكُمَا حَتّٰى تَقُوْمَا عَلٰى بَابِ عُثْمَانَ فَلَا تَدَعَا أَحَدًا يَصِلُ إِلَيْهِ.

تاریخ الخلفاء للسیوطی، تحت خلافتہ وماحدیث فی عھدہ من الاحداث

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادوں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو فرمایا: تلواریں لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر (پہرے دار بن کر) کھڑے ہو جاؤ اور کڑی نگرانی کرو کہ کوئی دشمن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک نہ پہنچنے پائے۔

عہد مرتضوی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا کردار وخدمات

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی کے ساتھ ساتھ رہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا اپنے والد کے ساتھ کوفہ کا سفر:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ إِقَامَةُ الْحُسَيْنِ بِالْمَدِينَةِ إِلَى أَنْ خَرَجَ مَعَ أَبِيهِ إِلَى الْكُوفَةِ.

الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رہے (شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے کچھ عرصہ بعد حالات کی سنگینی کے پیش نظر) اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ کی طرف تشریف لے گئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے جنگ جمل، صفین اور خوارج کے ساتھ معرکوں میں شمولیت:

امام خلیفہ بن خیاط العصفری رحمہ اللہ (ت:240ھ) نقل کرتے ہیں:

عَلَى الْمَيْمَنَةِ الْحَسَنُ وَعَلَى الْمَيْسَرَةِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ .

تاریخ خلیفہ بن خیاط، تحت وقعۃ الجمل

ترجمہ: (36 ہجری جنگ جمل میں) لشکر کے میمنہ (دائیں جانب کے افراد پر مشتمل فوجی دستے) پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نگران تھے جبکہ میسرہ (بائیں جانب کے افراد پر مشتمل فوجی دستے) پر

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نگران تھے۔

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَشَهِدَ مَعَهُ الْجَمَلَ ثُمَّ صِفِّينَ ثُمَّ قِتَالَ الْخَوَارِجِ، وَبَقِيَ مَعَهُ إِلَى أَنْ قُتِلَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنگ جمل اور اس کے بعد جنگ صفین اسی طرح خوارج سے قتال تمام معرکوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک رہے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَوْصَى وَلَدَيْهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، وَغَفْرِ الذَّنْبِ، وَكَظْمِ الْغَيْظِ، وَصِلَةِ الرَّحِمِ، وَالْحِلْمِ عَنِ الْجَاهِلِ، وَالتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ، وَالتَّثَبُّتِ فِي الْأَمْرِ، وَالتَّعَاهُدِ لِلْقُرْآنِ، وَحُسْنِ الْجِوَارِ، وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاجْتِنَابِ الْفَوَاحِشِ، وَوَصَّاهُمَا بِأَخِيهِمَا مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَوَصَّاهُ بِمَا وَصَّاهُمَا بِهِ، وَأَنْ يُعَظِّمَهُمَا وَلَا يَقْطَعَ أَمْرًا دُونَهُمَا.

البدایہ والنہایۃ لابن کثیر، تحت صفۃ مقتلہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ (پر جب قاتلانہ حملہ ہوا آپ شدید زخمی ہوئے تو آپ) نے اپنے دونوں بیٹوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں وصیت فرمائی کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ (واجب ہو تو) ادا کرنا، گناہوں کی معافی مانگتے رہنا، غیض وغضب کو

برداشت کرتے رہنا، صلہ رحمی کرتے رہنا، ناواقف اور جاہل کے مقابلے میں حلم اور حوصلے سے کام لینا، دینی مسائل میں خوب سمجھ داری سے کام لینا، ہر معاملے میں ثابت قدمی اختیار کرنا، قرآن کریم کی (زبانی تلاوت کرتے ہوئے) حفاظت کرنا، پڑوسیوں سے معاملات اچھے رکھنا، نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہنا، بے حیائی سے دور رہنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں صاحبزادوں کو اُن کے بھائی محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت فرمائی اور محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کو حسنین کریمین سے حسن سلوک کی، ان کی تعظیم کرنے اور ان کے بغیر فیصلہ نہ کرنے کی وصیت فرمائی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ دونوں میں پیار و محبت دیدنی تھی جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

امام ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد بن سہل بن شاکر الخرائطی رحمہ اللہ (ت:327ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيِّ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: جَرَى بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخِيهِ الْحُسَيْنِ كَلَامٌ، حَتّٰى تَهَاجَرَا، فَلَمَّا أَتَى عَلَى الْحَسَنِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ هَجْرِ أَخِيهِ، فَأَقْبَلَ إِلَى الْحُسَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَأَكَبَّ عَلَى رَأْسِهِ فَقَبَّلَهُ فَلَمَّا جَلَسَ الْحَسَنُ، قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: إِنَّ الَّذِي مَنَعَنِي مِنَ ابْتِدَائِكَ وَالْقِيَامِ إِلَيْكَ أَنَّكَ أَحَقُّ بِالْفَضْلِ مِنِّي، فَكَرِهْتُ أَنْ أُنَازِعَكَ مَا أَنْتَ أَحَقُّ بِهِ۔

مساوی الاخلاق ومذموما، رقم الحدیث:536

ترجمہ: حضرت ابو الحسن المدائنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بار حسنین کریمین کے درمیان کوئی نامناسب بات پیش آگئی۔ دونوں نے ایک دوسرے سے بات چیت ترک کر دی۔ جب ترک گفتگو کے تین دن پورے ہونے لگے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اس لیے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جھک کر آپ کے سر کا بوسہ لیا۔ (اور بیٹھ گئے) جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: (بھائی جان) سلام میں ابتداء کرنا (بوجہ عمر میں چھوٹا ہونے کے میرا حق تھا لیکن میں اس) سے رک گیا اسی طرح آپ کی آمد پر (آپ کی تعظیم کے پیش نظر کھڑے ہو کر استقبال کرنا بھی میرا حق تھا لیکن میں) استقبال کے لیے کھڑے ہونے سے بھی رک گیا کیونکہ آپ کو مجھ سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ اگر میں اس معاملے میں پہل

کر جاتا تو آپ اس فضل سے محروم ہو جاتے جس کے آپ اولین حقدار ہیں۔

فائدہ: صلح حسن و معاویہ رضی اللہ عنہما کا واقعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی زمانہ خلافت میں ہوا۔ صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد شروع ہو جاتا ہے۔اس لیے ان کا تذکرہ عہد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے تحت آرہا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت و باہمی تعلقات

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ آپ کے زمانہ خلافت میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تعظیم و تکریم ہوتی تھی۔ چند واقعات پیش خدمت ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے موافقت:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْيًا أَحَبُّ أَنْ تُتَابِعَنِي عَلَيْهِ. قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَنْ أَعْمَدَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَنْزِلَهَا وَأُخَلِّيَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ فَقَدْ طَالَتِ الْفِتْنَةُ وَسُفِكَتِ الدِّمَاءُ وَقُطِعَتِ السُّبُلُ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَبَعَثَ إِلَى حُسَيْنٍ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: أُعِيذُكَ بِاللهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى رَضِيَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: جی فرمائیں! آپ نے کیا سوچا ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ بن رہا ہے کہ میں مدینہ چلا جاؤں اور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دوں کیونکہ ہنگامے بڑھ چکے ہیں اور خون خرابہ بہت ہو چکا ہے اور (انتشار کے باعث) راستے پر خطر ہو چکے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض

کی: اللہ آپ کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ (کو اعتماد میں لینے کے لیے) ان کے پاس پیغام بھیجا (وہ تشریف لائے) آپ نے ان کے سامنے سارا معاملہ رکھا۔ انہوں نے شروع میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسلسل ان کی ذہن سازی فرماتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی راضی ہو گئے۔

شیعہ مصنف ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی (ت 460ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فُضَيْلٍ غُلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَقُوْلُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا) اَنْ أَقْدَمَ أَنْتَ وَالْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ.فَخَرَجَ مَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَدِمُوا الشَّامَ فَأَذِنَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَعَدَّ لَهُمُ الْخُطَبَاءَ فَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا قَيْسُ فَبَايِعْ فَالْتَفَتَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ مَا يَأْمُرُهُ فَقَالَ يَا قَيْسُ إِنَّهُ إِمَامِيْ يَعْنِي الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

اختیار معرفۃ الرجال المعروف بہ رجال کشی، الرقم: 176

ترجمہ: فضیل غلام محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں یہ تھا) کہ آپ، آپ کے بھائی حسین اور دیگر احباب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ جب یہ حضرات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے لگے تو قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس) شام پہنچے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کی درخواست کی۔ (یہ حضرات اندر تشریف لے

گئے)اس مجلس میں کئی خطبا جمع کیے گئے تھے۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا (کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں ؟)حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قیس!وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) میرے امام ہیں۔(جب انہوں نے بیعت کرلی تو میں نے بھی کرلی، اس لیے بیعت کرلی جائے)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بیعتِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو برقرار رکھنا:

1: امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَكْتُبُونَ إِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُونَهُ إِلَى الْخُرُوجِ إِلَيْهِمْ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ يَأْبَى.

تاریخ الاسلام، مقتل الحسین رضی اللہ عنہ

ترجمہ: (جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ والوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین) کے خلاف خروج (بغاوت) کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا۔

2: (شیعہ مصنف) احمد بن داود الدینوری (ت 282ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ الْحُسَيْنُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) إِنَّا قَدْ بَايَعْنَا وَعَاهَدْنَا وَلَا سَبِيلَ إِلَى نَقْضِ بَيْعَتِنَا.

الاخبار الطوال، مبایعۃ معاویۃ بالخلافۃ وزیاد بن ابیہ

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کر چکے ہیں اور صلح کا معاہدہ کر چکے ہیں لہٰذا اب بیعت توڑنے کی کوئی صورت ممکن نہیں۔

3: (شیعہ مصنف) شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان المعروف بہ ابن المعلم (ت 413ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) تَحَرَّكَتِ الشِّيْعَةُ بِالْعِرَاقِ وَكَتَبُوا إِلَى الْحُسَيْنِ فِيْ خَلْعِ مُعَاوِيَةَ وَالْبَيْعَةِ لَهُ فَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ عَهْدًا وَعَقْدًا لَا يَجُوْزُ لَهُ نَقْضُهُ حَتّٰى تَمْضِيَ الْمُدَّةُ فَإِنْ مَاتَ مُعَاوِيَةُ نَظَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

الارشاد، فصل فی بیعۃ الحسن عن الناس

ترجمہ: جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو عراق کے شیعوں نے یہ تحریک چلائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ حضرت معاویہ کی اطاعت گردن سے اتار پھینکو اوران کی بیعت توڑ دیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اور میرے درمیان ایک عہد ہے اور صلح کا ایک معاہدہ ہے۔ میں اس کو ختم کرنے جائز نہیں سمجھتا حتی کہ اس کی مدت ختم ہو جائے۔ (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدت تمام ہو جائے) ہاں جب خود معاویہ رضی اللہ عنہ وفات پا جائیں گے تو اس مسئلہ کو دیکھ لیں گے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اموی حکمران کی اقتداء میں نمازیں:

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (ت:204ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يُصَلِّيَانِ خَلْفَ مَرْوَانَ، قَالَ:

فَقَالَ : مَا كَانَا يُصَلِّيَانِ إِذَا رَجَعَا إِلَى مَنَازِلِهِمَا؟ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَا يَزِيْدَانِ عَلٰى صَلَاةِ الْأَئِمَّةِ.

مسند الامام الشافعی، رقم الحدیث:238

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ اپنے والد (محمد باقر) رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما (اموی حکمران) مروان بن الحکم کی اقتداء میں نمازیں ادا کیے کرتے تھے۔ (ایک مرتبہ ان سے) ایک آدمی نے پوچھا: کیا یہ دونوں حضرات (حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما) جب واپس گھر میں تشریف لاتے تو نماز لوٹاتے تھے؟ تو حضرت محمد باقر رحمہ اللہ نے جواب دیا: نہیں! اللہ کی قسم! یہ حضرات ان (اموی) ائمہ کی اقتداء میں ادا کی جانے والی نمازوں پر کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے (بلکہ ان کی اقتداء میں پڑھی گئی نمازوں کو ہی کافی سمجھتے تھے۔)

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہدایا کو قبول کرنا:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَافِدَيْنِ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَجَازَهُمَا فَقَبِلَا.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1960

ترجمہ: حضرت ثویر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے سفر کیا جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں شہزادوں کو قیمتی ہدایا پیش کیے جو انہوں نے قبول فرما لیے۔

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل

کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1963

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد محمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہدایا قبول کرتے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلًا وَيَأْمُرُ لَهُ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1959

ترجمہ: حضرت محمد بن عبد اللہ بن ابو یعقوب سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ملے تو ان سے فرمایا: اے رسول اللہ کے بیٹے خوش آمدید مرحبا۔ اور اپنے خادم کو حکم دیا کہ میری طرف سے 3 لاکھ دراہم بطور ہدیہ کے ان کی خدمت میں پیش کرو۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس کی تعریف کرنا:

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (ت571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ إِذَا دَخَلْتَ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتَ حَلْقَةً فِيهَا قَوْمٌ كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِهِمِ الطَّيْرُ فَتِلْكَ حَلْقَةُ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُؤْتَزِرًا عَلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

تاریخ دِمشق، تحت تذکرۃ الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت ابو سعید کلبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک شخص کو (کسی کام کے سلسلے میں مسجد نبوی بھیجا اور اس سے) فرمایا: جب آپ مسجد نبوی میں داخل ہوں گے تو آپ ایک ایسا حلقہ دیکھیں گے جس کے لوگوں پر ایسا سکون طاری ہو گا گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں۔ تو سمجھ لینا کہ یہ حلقہ ابو عبد اللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا ہے ان کی ایک اور نشانی یہ بھی ہو گی کہ انہوں نے اپنوں نصف پنڈلیوں تک تہبند باندھے ہوئے ہوں گے۔

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت و تعلق

گزشتہ صفحات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، حضرت حسن اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کے چند واقعات کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اب باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

[1]: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنا:

امام ابوبکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العبسی رحمہ اللہ (ت:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، قَالَ: بَيْنَمَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، إِذْ رَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مُقْبِلاً، فَقَالَ: هَذَا أَحَبُّ أَهْلِ الأَرْضِ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ.

المصنف لابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:31292

ترجمہ: حضرت ولید بن عَیزار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیت اللہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا وہاں قریب سے گزر ہوا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا: یہ جوان (حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما) زمین والوں میں سے آسمان والوں (ملائکہ) کے سب سے محبوب شخصیت ہیں۔

[2]: محمد بن نعمان بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت:

امام ابوبِشر محمد بن احمد بن حماد بن سعید بن مسلم الانصاری الدولابی الرازی رحمہ اللہ (ت:310) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: خَرَجْتُ أَمْشِي مَعَ جَدِّي حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ إِلَى أَرْضِهِ فَأَدْرَكَنَا ابْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَقَالَ لِحُسَيْنٍ: ارْكَبْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَأَبَى

فَلَمْ يَزَلْ يُقْسِمُ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ قَدْ كَلَّفْتَنِي مَا أَكْرَهُ وَلَكِنْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا حَدَّثَتْنِيهِ أُمِّي فَاطِمَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

- الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ
- وَفِرَاشِهِ
- وَالصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ.... فَارْكَبْ أَنْتَ عَلَى صَدْرِ الدَّابَّةِ وَسَأَرْتَدِفُ

الذریۃ الطاہرۃ للدولابی، تحت تزویج علی فاطمۃ رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: 180

ترجمہ: حضرت محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں اپنے دادا حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جگہ کی طرف جا رہا تھا۔ ہمیں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے (محمد بن نعمان بن بشیر رحمہ اللہ) ملے جو ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو نیچے اتر آئے اور عرض کی: اے ابو عبد اللہ! آپ گھوڑے پر سوار ہوں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ لیکن ابن نعمان رحمہ اللہ برابر اصرار کرتے رہے اور آپ کو قسم دی کہ آپ ضرور سوار ہوں۔ (آپ مجبور ہو کر سوار ہوئے اور) فرمایا: آپ نے مجھے ایسی بات پر مجبور کیا جو مجھے (طبعاً) اچھی نہیں لگتی۔ میں آپ کو ایک حدیث مبارک بیان کرتا ہوں جو مجھے میری والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

- سواری پر آگے کے حصے پر سوار ہونے کا حقدار سواری کا مالک ہے۔
- بستر کے درمیانے حصے پر بیٹھنے کا حقدار بستر کا مالک ہے۔
- گھر میں (نماز باجماعت ادا کرنے کی صورت میں) جماعت کرانے کا زیادہ حقدار صاحب خانہ ہے۔

(اس لیے حدیث مبارک کے پیش نظر) آپ سوار کے آگے والے حصے پر سوار ہوں اور میں پیچھے بیٹھتا ہوں۔

فائدہ:

امام ہیثمی رحمہ اللہ نے بحوالہ طبرانی مجمع الزوائد میں یہ واقعہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی والدہ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ میرے والد بشیر رضی اللہ عنہ بھی اس حدیث مبارک کو آپ کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرح ذکر فرمایا کرتے تھے مگر اس میں بعض الفاظ زائد بھی ذکر کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ امور میں اگر مالک یا صاحب خانہ کسی کو اجازت دے دے تو دوسرے شخص کے لیے یہ امور جائز ہیں۔

[3]: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت وادب:

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (ت 571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ مُدْرِكُ بْنُ عَمَّارَةَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ آخِذًا بِرِكَابِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَقِيلَ لَهُ أَتَأْخُذُ بِرِكَابِهِمَا وَأَنْتَ أَسَنُّ مِنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ ابْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ مِنْ سَعَادَتِي أَنْ آخُذَ بِرِكَابَيْهِمَا۔

تاریخ دِمشق، تحت تذکرۃ الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت مدرک بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی (سواری کی) رکاب تھام لیتے (اور آپ کو اوپر سوار کراتے اور نیچے اتارتے) ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ عمر میں بڑا ہونے کے باوجود ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ دونوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) ہیں۔ کیا یہ میرے لیے کم سعادت (خوش بختی) ہے کہ میں ان کے رکاب تھامتا ہوں۔

[4]: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت و ادب:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَنْفُضُ بِثَوْبِهِ التُّرَابَ عَنْ قَدَمِ الْحُسَيْنِ.

سیر اعلام النبلاء للذھبی، الحسین الشہید

ترجمہ: حضرت اَبُو الْمُهَزِّم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک جنازہ میں شریک تھے (واپسی پر) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں سے دھول کو صاف کیا۔

[5]: حضرت زِبرِقان بن اصلم رضی اللہ عنہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا احترام کرنا:

امام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ بَرَزَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِيهَا فَقَالَ لَهُ الزِّبْرِقَانُ بْنُ أَصْلَمَ اِنْصَرِفْ يَا بُنَيَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مِنْ نَاحِيَةِ قُبَاءٍ وَأَنْتَ قُدَّامُهُ فَمَا كُنْتُ لِأَلْقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَمِكَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: (37 ہجری میں جنگ صفین پیش آئی) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بڑھ چڑھ کر قتال کیا۔ ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ زِبرِقان بن اصلم رضی اللہ عنہ (درست تلفظ یہی ہے اگرچہ بعض لوگوں نے اسلم بھی کہا ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فوج میں تھے) نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کہا کہ نوجوان! آپ میرے سامنے سے ہٹ جائیں۔ کیونکہ میں نے ایک بار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی قبا کی جانب

سے تشریف لا رہے تھے اور آپ ان کے آگے آگے آ رہے تھے۔ میں نہیں چاہتا کہ میں آپ کا خون کر کے روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (شرمسار ہو کر) ملوں۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا ذوقِ عبادت

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قیام اللیل:

امام ابو بکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العبسی رحمہ اللہ (ت:235ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُمِّ إِسْحَاقَ بِنْتِ طَلْحَةَ، قَالَتْ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْخُذُ نَصِيبَهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَكَانَ الْحُسَيْنُ يَأْخُذُ نَصِيبَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

المصنف لابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:6618

ترجمہ: ام اسحاق بنت ابی طلحہ رحمہا اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ رات کے پہلے نصف حصے میں عبادت فرماتے اور رات کے آخری نصف حصے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ عبادت (نوافل، دعاو مناجات) فرمایا کرتے تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کثرت عبادت:

امام ابو الحسن عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت:630ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاضِلًا كَثِيرَ الصَّوْمِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالصَّدَقَةِ، وَأَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيعِهَا.

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، تحت الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ صاحب فضل وکمال تھے، (فرض روزوں کے علاوہ) کثرت کے ساتھ (نفلی) روزے رکھتے۔ (فرض نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ) کثرت کے ساتھ نوافل کا اہتمام فرماتے۔ بہت زیادہ (25) حج کیے۔ اللہ کے نام پر مال کو خرچ کرنے والے تھے۔ تمام خیر اور نیکی کے

کام کرنے والے تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ذوقِ تلاوت:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ يَتَخَتَّمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

سیر اعلام النبلاء للذہبی، الحسین الشہید

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے: میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رمضان کے مہینے میں قرآن کریم مکمل ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا 25 پیدل حج کرنا:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ مُصْعَبٌ الزُّبَيْرِيُّ: حَجَّ الْحُسَيْنُ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ حَجَّةً مَاشِيًا۔

سیر اعلام النبلاء للذہبی، الحسین الشہید

ترجمہ: حضرت مصعب زبیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے 25 پیدل حج فرمائے۔ (یعنی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف پیدل سفر فرمایا)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اوصافِ کریمانہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ حجاج کرام کی خدمت کرنا:

امام ابو بکر عبد الرزاق بن ھمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی رحمہ اللہ (ت:211ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِي یَزِیدَ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: وَرَأَیْتُهُ فِي حَوْضِ زَمْزَمَ الَّذِي یُسْقَى الْحَاجُّ فِیهِ، وَالْحَوْضُ یَوْمَئِذٍ بَیْنَ الرُّكْنِ وَزَمْزَمَ.

المصنف لعبد الرزاق، رقم الحدیث:1937

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابو یزید رحمہ اللہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے (ایام حج میں) آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ زمزم کے حوض سے حجاج کرام کو زمزم پلا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں میں رکن (یمانی) اور زمزم کے کنویں کے درمیان میں حوض ہوتا تھا۔

حضرت حسین کا حضرت علی رضی اللہ عنہما کے لیے ایصالِ ثواب:

امام ابو بکر بن ابی شیبہ عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العبسی رحمہ اللہ (ت:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ كَانَا یُعْتِقَانِ عَنْ عَلِيٍّ بَعْدَ مَوْتِهِ.

المصنف لابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:12214

ترجمہ: حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی طرف سے (بطور ایصال ثواب) غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا فقراء ومساکین سے محبت کرنا:

امام فقیہہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی رحمہ اللہ (ت:373ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سِعْرٍ أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِمَسَاكِينَ وَهُمْ يَأْكُلُونَ كِسَرًا لَهُمْ عَلَى كِسَاءٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ الْغَدَاءَ. قَالَ: فَنَزَلَ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: قَدْ أَجَبْتُكُمْ فَأَجِيبُونِي. فَانْطَلَقُوا مَعَهُ. فَلَمَّا أَتَوُا الْمَنْزِلَ قَالَ لِجَارِيَتِهِ: أَخْرِجِي مَا كُنْتِ تَدَّخِرِينَ».

تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، باب الکبر، رقم الحدیث:228

ترجمہ: حضرت سُفیان بن سِعْر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھ تک حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ پہنچا ہے کہ (ایک بار کہیں جارہے تھے تو) کچھ غریب لوگ ایک چادر بچھا کر راستے میں بیٹھے روکھی سوکھی روٹی کے ٹکڑے کھارہے تھے، انہوں نے (جب آپ کو دیکھا تو) عرض کی کہ اے ابو عبداللہ! (آؤ ہمارے ساتھ) ناشتہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سواری سے نیچے اترے اور فرمایا: اللہ تکبر کرنے والوں کو اپنا دوست نہیں رکھتا۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگے (آخر میں پھر) ان سے کہا! میں نے آپ کی دعوت قبول کی ہے آپ بھی میری دعوت کو قبول فرمائیں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ چل دیے جب وہ آپ کے گھر آگئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ جو کچھ آپ نے کھانے کے لیے رکھا ہوا ہے، سب لے آؤ!

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کمالِ سخاوت:

امام ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (ت:571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ خَرَجَ سَائِلٌ يَتَخَطَّى أَزِقَّةَ الْمَدِينَةِ، حَتَّى أَتَى بَابَ الْحُسَيْنِ بْنِ

عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَرَعَ الْبَابَ......وَكَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَاقِفًا يُّصَلِّي، فَخَفَّفَ مِنْ صَلاتِهِ وَخَرَجَ إِلَى الأَعْرَابِيِّ فَرَأَى عَلَيْهِ أَثَرَ ضُرٍّ وَفَاقَةٍ! فَرَجَعَ وَنَادَى بِقَنْبَرٍ، فَأَجَابَهُ: لَبَّيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا تَبْقِيْ مَعَكَ مِنْ نَفَقَتِنَا؟ قَالَ: مِئَتَا دِرْهَمٍ، أَمَرْتَنِيْ بِتَفْرِقَتِهَا فِيْ أَهْلِ بَيْتِكَ. قَالَ: فَهَاتِهَا فَقَدْ أَتَى مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ، فَأَخَذَهَا وَخَرَجَ يَدْفَعُهَا إِلَى الأَعْرَابِيِّ

تاریخِ دمشق، تحت تذکرۃ الحسین بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت ذیال بن حرملہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بار ایک ضرورت مند مدینہ منورہ کی گلیوں میں گھومتا پھرتا حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دروازے پر رک گیا اور دروازے پر دستک دی (ساتھ میں اپنی غربت ولاچاری کو اشعار کی صورت میں بیان کیا) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما اس وقت (غالباً نفلی) نماز میں مشغول تھے، (سائل کی آواز اور فقر وفاقہ کا خیال فرما کر) نماز کو ذرا جلدی مکمل فرمایا۔ باہر اس دیہاتی کے پاس تشریف لائے، سائل کی حالت دیکھی تو اس پر فقر وفاقہ کے آثار نمایاں تھے۔ گھر واپس لوٹے اپنے غلام قنبر کو آواز دی اس نے جواب دیا کہ اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (خدمت اور تعمیل حکم کے لیے) حاضر ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ہمارے اخراجات میں سے کچھ باقی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ دو سو دراہم موجود ہیں۔ آپ نے حکم دیا ہوا ہے کہ ان کو آپ اہل خانہ پر خرچ کرنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ وہ لے آؤ! ہمارے اہل خانہ سے زیادہ ان دراہم کا مستحق آگیا ہے چنانچہ وہ سارے دراہم قنبر سے لیے اور سائل کو دے دیے۔